B.A Part I Urdu (Sub) Paper I

Dr. Shahnaj Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D. College

علامہ محمد اقبال کی نظم " ترانہ ہند " کی تشریح

حضرت علامہ اقبال نے یہ نظم جب لکھی تھی۔ ان اشعار سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان اور یہاں رہنے والے ہر شخص سے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، بہت محبت کرتے تھے۔ برٹش راج کے دوران اقبال کی طرح یہ خواہش تھی کہ ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو جائے۔ پہلے شعر میں ہندوستان سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں فخر ہے کہ ہمارا ہندوستان سارے دنیا سے بہترین ہے۔ اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

اور اگر ہندوستان کو ایک باغ کہا جائے تو یہ بھی بجا ہوگا کہ ہم اسکی بلبلیں اور چہچہانے پرندے ہیں۔ دوسرے شعر میں ان لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو غریبی کی وجہ سے اپنا ملک چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں مقیم ہیں۔ لیکن ان کا دل ہر حال میں ہندوستان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ یہیں کا خیال رہتا ہے جہاں ہمارا دل ہے۔ پھر تیسرے شعر میں فرماتے ہیں کہ ہمارا ہندوستان انتہائی محفوظ ہے۔ کیونکہ ہماری سرحد پر ہمالہ کا پہاڑی سلسلہ ہے جو آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اور وہی پہاڑ ہیں جو ہماری حفاظت کر رہے ہیں اور پہرہ دے رہے ہیں۔ چوتھے شعر میں گویا ہوتے ہیں کہ ہندوستان کی سرزمین میں ایسے خوبصورت ندیاں رواں ہیں کہ یہاں سے پا رہے

اس میں موجود ندیاں اور اشفاف پانی اپنی مثال آپ ہے بلکہ
یہ سب نظارے اس قدر خوبصورت ہیں کہ جنت بھی اس پر رشک کرتی ہے
پھر اقبال دریائے گنگا کا پانی سے مخاطب ہوکر پوچھتے ہیں کہ تجھے یاد ہے
وہ وقت جب ہم ہندوستانیوں کا قافلہ تیرے کنارے پہنچا اور یہیں
کا مکین ہو گیا؟ اور اگلے شعر میں محبت و یگانگت کی فضا قائم کرنے
کے لیے فرماتے ہیں کہ مذہب کوئی بھی ہو کبھی بھی کسی کو لڑنا جھگڑنا نہیں سکھاتا بلکہ
ہم ہندی ہیں۔ ہم اس ملک میں رہنے والے سب ایک ہیں اور ہندوستان
ہمارا وطن ہے۔ اس کے علاوہ ہماری کوئی پہچان نہیں ہے۔ اور اگلے شعر میں
دوسرے ممالک کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یونان یعنی گریک
سے لیکر مصر اور روم کی سلطنتیں تک مٹ گئیں لیکن ہندوستان میں
کچھ تو خاص بات ہے کہ آج بھی ہم قائم و دائم ہیں۔ حالانکہ زمانہ ہمارا دشمن
بنا رہا اور ہم زمانے کی گردشوں کی زد میں رہے لیکن ہم آج بھی زندہ ہیں۔
اور پھر فرماتے ہیں کہ اس دور میں ہمارا راز اور غموں کا سمجھنے والا نہیں ہے
اور یہ ایسا چھپا دکھ ہے جو ہم دکھا نہیں سکتے۔

Shahnaj Ara